روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

(ایڈیٹر: نسیم سیفی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | منگل ۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ، ۲۴ اخاء ۱۳۶۸ ہش ، ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ کا پاکیزہ کلام

"حضرت بانی سلسلہ کے پاک نصیحتوں پر مشتمل کلام کو پڑھیں تو بے اختیار دل آپ کی محبت میں اچھلنے لگتا ہے اور بے اختیار حضرت بانی سلسلہ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہونے لگتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو جس قدر آپ لوگوں نے اس وقت بیعت کی ہے اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو چند کلمات بطور نصیحت کے کہتا ہوں۔ چاہیئے کہ اسے پوری توجہ سے سنیں۔

آپ لوگوں کی یہ بیعت۔ بیعت توبہ ہے۔ توبہ دو طرح ہوتی ہے۔ ایک تو گزشتہ گناہوں سے یعنی ان کی اصلاح کرنے کے واسطے جو کچھ پہلے غلطیاں کر چکا ہے ان کی تلافی کرے۔ اور حتی الوسع ان بگاڑوں کی اصلاح کی کوشش کرنا اور آئندہ کے گناہوں سے باز رہنا اور اپنے آپ کو اس آگ سے بچائے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔ وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا پس چاہیئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے اور صدق سے نہ نفاق سے اس کے حضور توبہ کی جاوے۔

توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۷-۱۸۸)

مالی قربانی کی قبولیت کا بنیادی اصول

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جب ہم دنیا میں مالی قربانی پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک جہت سے ہم اسے دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اول وہ مالی قربانی جو خالصۃً للہ کی جاتی ہے، جو تقویٰ پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق الٰہی قانون یہ ہے کہ وہ تھوڑی بھی ہو تو خدا کی نظر میں "بے شمار" کے طور پر مقبول ہوگی۔ اور ایک مالی قربانی وہ ہے جو دنیا کے دکھاوے کے لئے یا دیگر اغراض کی خاطر کی جاتی ہے۔ وہ اگر سونے کے پہاڑوں کے برابر بھی ہو تو وہ نامقبول ہوگی۔ فرماتا ہے کہ اگر تم نے سونے کے پہاڑوں کے برابر اس کی راہ میں خرچ کیا لیکن تقویٰ کی کمزوری کی وجہ سے یا کسی اندرونی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو وہ دنیا میں نامقبول ہوا تو آخرت میں بھی تمہارے حصہ میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اس وقت تمہارا یہ اصرار کہ میں نے تو خدا کی راہ میں اتنا سونا خرچ کیا تھا اتنے خزانے لٹائے تھے۔ اس اعتراض کی، اس وہم کی کوئی بھی حقیقت نہ ہوگی۔ اس وقت خدا کے سامنے اپنی مالی قربانیاں پیش کرنا کہ فلاں گناہ کے بدلہ میں قربانیاں قبول فرما اور مجھے بخش دے۔ یہ خیال، یہ وہم رد کر دیا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء)

وقفِ عارضی کا مقصد قرآن کریم سکھانا ہے

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۹ء ص ۳)

ضرورت سول انجینئر تعمیرات

افریقہ کے ممالک، غانا، نائجیریا، سیرالیون میں سلسلہ کی تعمیرات کی نگرانی کے لئے ایک سول انجینئر کی ضرورت ہے۔ نام پیش کرنے والے احباب تعلیم، تجربہ، سندات، سرٹیفکیٹس وغیرہ کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

افتخار علی قریشی

وکیل المال ثالث تحریک جدید۔ ربوہ

ضروری اعلان

"بچیوں کے وقف کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی ہدایت کے مطابق صرف ان بچیوں کو وقفِ نو کی تحریک میں شامل کیا جانے جن کو قبل از پیدائش والدین نے وقف کے لئے پیش کر دیا ہو۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اول حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ر اخاء ۱۳۶۸ ہش ۔ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

ناقابلِ فہم

پاکستان میں احمدیہ جماعت مارشل لاء کے نافذ کردہ آرڈی ننس جس کا تعلق احمدیہ جماعت سے ہے پوری پوری تعمیل کر رہی ہے۔ ہم یہ نہ کہیں۔ وہ نہ کہیں۔ ہم یہ نہ کریں اور ہم وہ نہ کریں۔ اگرچہ دنیا بھر نے ان باتوں کی مذمت کی ہے اور اس آرڈی ننس کو انتہائی غلط اقدام قرار دیا ہے۔ لیکن آرڈی ننس جب تک نافذ ہے اسکی پابندی کرنا جماعت اپنا فرض سمجھتی ہے۔ ہم نے چار دیواری کے اندر بھی اپنی بات کرنی ہو تو اجازت لیں۔ ہم نے کبڈی کھیلنی ہو تو اجازت لیں۔ چلو ایسا ہی سہی ہم نے اجازت لے لی اور طوعاً و کرہاً اجازت دے بھی دی گئی۔ ہم نے زرِ کثیر خرچ کر کے ان باتوں اور کھیلوں کا اہتمام کر لیا۔ لوگ دُور دُور سے آئے۔ آخر کئی سالوں کے بعد یہ موقع ملا تھا۔ خواتین بھی آئیں اور مرد بھی۔ اس کا نام معمول کے مطابق ہم نے اجتماع رکھا۔ جب یہ اجتماع شروع ہو گیا تو اچانک اس پر پابندی لگا دی گئی اور اس ہنستے بستے مجمع کو منتشر ہونا پڑا۔

ہم کس سے پوچھیں ایسا کیوں ہوا۔ اجازت نہ دی جاتی تو جماعت کیا کر سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنا شکوہ پیش کر کے خاموش ہو جاتی اور معمول کے مطابق دعاؤں میں لگ جاتی۔ اجازت دیدی گئی تھی تو اس اجتماع کے انعقاد سے کون سی مصیبت کھڑی ہو گئی تھی۔ امن و امان کی صورت پر کیا افتاد پڑنے کا امکان پیدا ہو گیا تھا۔ اجتماع تو تھا ہی پاکستان کے امن و امان کو مضبوط اور مستحکم کرنے کیلئے یہی باتیں تو خواتین و مرد حضرات کو بتانا تھیں۔ اور انہی باتوں کو ان کے دل میں راسخ کرنا تھا لیکن بہر حال اجازت واپس لے لی گئی۔

خیر۔ دنیا میں یہ اُلٹ پھیر ہوتے ہی ہیں۔ لیکن ہمارے دو نہایت ذمّہ دار اور محترم شخصیتوں کو حراست میں لے لیا گیا اور حوالات میں رکھا گیا۔ اس کی وضاحت تو حکومت ہی کر سکتی ہے ہم وضاحت مانگے بغیر بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ظالمانہ رویّہ اختیار نہ کیا جاتا تو حکومت کو کون سی مشکل پیش آجاتی۔ ہمارے دل مجروح ہیں اور زبانیں گنگ۔ لیکن ہماری روحیں پگھل کر آستانۂ الوہیت پر دُعا میں مشغول ہیں اور ایک ایسی آواز میں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں جو خدا کے سوا کسی کو سنائی نہیں دیتی کہ اے خدا تو سب انصاف کرنے والوں سے بڑا انصاف کرنے والا ہے ہم تجھی سے داد رسی چاہتے ہیں۔

بات ہاتھوں سے نکل جائیگی یوں لگتا ہے
شوخیٔ شیخ مچل جائے گی یوں لگتا ہے
لوگ مر جائیں گے اپنے ہی گھروں میں گھُٹ کر
موت بھی اس سے دہل جائیگی یوں لگتا ہے

ابو الاقبال

آکے دیکھو تو اے جہاں والو

نازشِ صد بہار ہیں ہم لوگ
گلشنوں کا نکھار ہیں ہم لوگ

ہم سے پوچھو جمالِ یار کا رنگ
پَرتوِ حُسنِ یار ہیں ہم لوگ

لاکھ غم کا شکار ہوں پھر بھی
خندہ زن خندہ بار ہیں ہم لوگ

مشکلیں سب سہیں بصبر و رضا
کشتۂ روزگار ہیں ہم لوگ

راست گوئی ہمارا مسلک ہے
حق طلب حق شعار ہیں ہم لوگ

آکے دیکھو تو اے جہاں والو
ہمہ تن خاکسار ہیں ہم لوگ

جاں نثارانِ ملک و ملّت ہیں
افتخارِ دیار ہیں ہم لوگ

غم زدوں بے کسوں غریبوں کے
مونس و غمگسار ہیں ہم لوگ

کوئی شرقی ہو یا کہ ہو غربی
سب کے خدمت گزار ہیں ہم لوگ

کچھ نہیں خواہشِ جزا ہم کو
صرف سجدہ گزار ہیں ہم لوگ

عصرِ حاضر کے ہر بشر کے لئے
عافیت کا حصار ہیں ہم لوگ

فخر ہے گر ہمیں تو بس یہ ہے
حق کے آئینہ دار ہیں ہم لوگ

محمّد صدّیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کے اخبارات سے

یورپ میں اسلامی احکامات کی غلط تعبیر

پروفیسر رفیع اللہ شہاب

ان دنوں لندن کے اخبارات میں ارتداد کے بارے میں اسلامی قانون پر بحث ہو رہی ہے اس بحث کی ابتداء یوں ہوئی کہ ایک پاکستانی نژاد برطانوی مسلمان عبدالمالک نے اپنی بیٹی پروین ملک کو چھری سے ذبح کر دیا۔ اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے ایک غیر مسلم انگریز سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پاکستان سے گئے ہوئے علماء نے فتویٰ دیا کہ عبدالمالک کی بیٹی مرتد ہو گئی ہے اس لئے واجب القتل ہے۔ چنانچہ اس کے والد نے چھری سے اپنی بیٹی کو ذبح کر ڈالا۔ اس جرم کے ارتکاب میں پولیس اسے پکڑ کر لے گئی اور ایک جیوری کے سامنے پیش کیا گیا جیوری نے اسے مجرم قرار دیتے ہوئے عدالت کے سپرد کر دیا ہے تاکہ وہ اس بارے میں اپنا فیصلہ دے۔ اس واقعہ کی جو تفصیلات پاکستان کے اخبارات کی ۱۰ جولائی کی اشاعت میں شائع ہوئی ہیں اور یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اسلام میں ارتداد کی سزا موت ہے اور اس واقعہ کے حوالے سے خواہ مخواہ اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں اسلام کو اس واقعہ کے حوالے سے بدنام کرنے کے ذمہ دار ہم خود ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اسلامی احکامات کے بارے میں نہ تو پورا علم ہے اور نہ ہی کبھی اس بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے شریعت اسلامی میں مرتد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو مرتد ہو جانے کے بعد اسلام کے لئے خطرہ بن جاتے تھے۔ ان کی سزا تو واقعی قتل ہے۔ اور دوسرے وہ جو اپنا مذہب تبدیل کر لیتے تھے۔ مذہب تبدیل کرنا بھی شریعت اسلامی کے نزدیک گناہ ہے۔ اور اس گناہ کی سزا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیں گے لیکن ایسے مرتد کیلئے کوئی دنیاوی سزا تجویز نہیں کی گئی۔ تفصیلات آئندہ سطور میں پیش کی جاتی ہیں۔

ان تفصیلات سے پہلے اس حقیقت کو مدنظر رکھا جائے کہ اسلامی احکامات پر صرف اسلامی ریاست ہی میں عمل کیا جا سکتا ہے مثلاً۔ سود، شریعت اسلامی میں گناہ ہی نہیں بلکہ سب سے بڑا جرم ہے۔ کیوں کہ قرآن مجید نے اسے اللہ اور رسول کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے۔ اس جرم کی سزا بھی شریعت اسلامی میں موت ہے۔ لیکن یورپ میں رہنے والے کسی مسلمان نے سودی کاروبار کے نتیجے میں کسی کو قتل نہیں کیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی ارتداد سے ملتا جلتا جرم ہے۔ بلکہ ارتداد کی جس قسم کے لئے شریعت اسلامی نے موت کی سزا مقرر کی ہے اس کی اصل بھی اللہ اور رسول سے جنگ ہے۔ مختصر یہ کہ سودی کاروبار اور ارتداد دونوں ایک جیسے جرم ہیں۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ سودی معاملات کا اسلامی حکم، اسلامی ریاست تک محدود ہے۔ اس لئے کبھی کسی نے یورپ میں اسلامی احکام کو نافذ کرنے کے بارے میں سوچا تک نہیں اور جہاں تک راقم کی معلومات ہیں یورپ میں رہنے والے ہمارے مسلمان بھائی سود سے ملنے والی رقم دینی تبلیغ پر خرچ کر رہے ہیں۔ یعنی ہمارے ملک سے جو علماء کی فوجیں یورپ اسلام کی تبلیغ کیلئے جاتی ہیں ان کے اخراجات اس خالص سودی رقم سے پورے کئے جاتے ہیں۔ حیرت ہے کہ یہ علماء ایک ہی جیسے شرعی حکم کو اپنے لئے جائز قرار دے دیتے ہیں۔ اور اسی جیسے حکم کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے ناواقف لوگوں کو اپنی اولاد قتل کر دینے کے مشورے دیتے ہیں؟

جیسا کہ راقم بتا چکا ہے، شریعت اسلامی میں مرتد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو دین اسلام سے پھر جانے کے بعد اسلامی حکومت کے لئے خطرہ بن جائے۔ اور دوسرا وہ جو محض اپنا دین تبدیل کرتا ہے اور ان دونوں کے مختلف احکامات ہیں جن مرتدوں کو واجب القتل سمجھا جاتا ہے ان کے سلسلے میں سورت مائدہ کی مندرجہ ذیل آیات سے استدلال کیا جاتا ہے۔

(ترجمہ) جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالیں جائیں۔ یا جلاوطن کر دیئے جائیں۔ یہ ذلت اور رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑی سزا ہے مگر جو لوگ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے (سورۃ المائدہ ۳۳،۳۴)

علامہ طبری نے اپنی مشہور تفسیر جامع البیان میں اس آیت کے شان نزول کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ عرینہ کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ لوگ بیمار تھے۔ آپ نے انہیں اپنے اونٹوں کی ایک چراگاہ میں بھیج دیا تاکہ وہاں ان اونٹوں کا دودھ پئیں لیکن جب یہ خوب صحتمند ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو ہلاک کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس حرکت کا علم ہوا تو ان کا تعاقب کر کے انہیں پکڑوا لیا۔ چونکہ یہ لوگ صرف اسلام سے ہی نہیں پھرے تھے بلکہ اسلامی ریاست کے خلاف ایک شدید جرم کے مرتکب بھی ہوئے تھے جسے قرآن مجید نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑائی کے برابر قرار دیا ہے اس لئے ان لوگوں کو موت کی سزا ٹھیک اسی طرح دی گئی جس طرح انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو قتل کیا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف جو جہاد کیا تھا اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ ان قبائل نے زکوٰۃ کی ادائیگی کے انکار کے ساتھ ہی مدینہ منورہ پر حملہ بھی کر دیا تھا۔

(تفسیر طبری۔ جلد چہارم ص۱۸۶)

چنانچہ ان تفصیلات کی روشنی میں فقہاء نے یہ فیصلہ دیا کہ صرف ان مرتدوں کو قتل کیا جائے گا جو کسی حیثیت سے اللہ اور اس کے رسول یعنی اسلامی حکومت کے خلاف لڑائی کرنے کے مرتکب قرار پائے ہیں۔ دوسری قسم کے مرتد جو صرف اپنا مذہب تبدیل کرتے ہیں تو ان کے بارے میں خود قرآن مجید میں واضح احکامات موجود ہیں اس بارے میں اگرچہ قرآن مجید میں درجنوں آیات موجود ہیں۔ لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مضمون میں صرف تین آیات کو پیش کیا جاتا ہے۔

(ترجمہ) جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے وہ اگر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تب تو خیر ہے مگر جس نے دل کی رضامندی سے کفر کو قبول کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ایسے لوگوں کیلئے بڑا عذاب ہے۔

(سورۃ النحل۔ ۱۰۷)

۱۔ دیکھئے دین سے پھر جانے والے کو سزا تو ملے گی لیکن یہ سزا اسے قیامت کے دن ملے گی۔ پہلی قسم کے مرتد کی طرح اس کی کوئی دنیاوی سزا بیان نہیں کی گئی۔

۲۔ .... اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے۔ اگر فائدہ ہوا تو مطمئن ہو گیا۔ اور جو کوئی مصیبت آ گئی تو الٹا پھر گیا اس کی دنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔ یہ ہے صریح خسارہ۔ (سورۃ الحج۔ ۱۱)

۳۔ .... بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو معاف نہیں کرے گا اور نہ کبھی انہیں راہ راست دکھائے گا۔ (سورۃ النساء ۱۳۷)

دیکھئے ان آیات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو بار بار مرتد ہو رہے ہیں۔ اگر اسلام میں ہر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو پھر اس شخص کا پہلے ارتداد کے بعد ہی خاتمہ کر دیا جاتا لیکن یہاں تو اس کے مرتد ہونے کا سلسلہ ہے اور اس سلسلے کے آخر میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اسے قتل کر دیا جائے بلکہ واضح کیا کہ ایسے لوگ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ سیدھی راہ نہیں دکھلائے گا۔ ہاں آخرت کے دن اسے اس کے اس گناہ کی سخت سزا دی جائے گی۔

مرتد کے سلسلے میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں ان میں بھی قتل کئے جانے والے مرتد کیلئے "حارب اللہ و رسولہ" کی شرط عائد کی گئی ہے بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو قتل کرنے کی اجازت دیتا ہے پہلا وہ شخص جو کسی دوسرے انسان کو قتل کرتا ہے دوسرا وہ جو شادی کے بعد زنا کاری کا ارتکاب کرتا ہے اور تیسرا وہ جو مرتد ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف لڑائی کرتا ہے۔ (صحیح بخاری جلد دوم ص۱۰۱)

اہل علم نے کہا ہے کہ مرتد کے قتل کے لئے حارب اللہ و رسولہ کی شرط لازمی ہے قرآن مجید میں بھی اس کا ذکر ہے اور احادیث میں بھی اگر بعض احادیث میں اس شرط کا ذکر نہیں تو قرآن و حدیث کے عمومی حکم کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سمجھا جائے گا کہ ان میں بھی یہ شرط موجود ہے۔ مختصر یہ کہ شریعت اسلامی میں صرف ایسا مرتد واجب القتل ہے جو دین سے پھر جانے کے علاوہ اسلامی حکومت کے خلاف جنگ کرے یا مسلمانوں کیلئے خطرہ

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

وقفِ زندگی

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی کی امریکہ سے واپسی اور مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب اور مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کی بیرونِ ملک روانگی کے موقعے پر فرمایا

"اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ایک حد تک توفیق عطا کی ہے ۔ اور یہی جماعت ہے جس میں ایک ایسا گروہ اس کے فضل سے پیدا ہوا ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کیں اور پھر اپنی ساری زندگیوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خدمت میں صرف کیا ۔ اور وہ لوگ جنہیں اپنی زندگیوں کو اس مقصد کے لئے وقف کرنے کی توفیق ملتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بڑی ہی عزت اور محبت کا مقام پاتے ہیں ۔ اس لئے ایک تو ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کی قدر کریں ۔ اور انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں ۔ دوسرے خود ان لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسان پر ہمیشہ شکرگزار بندے بنے رہیں ۔ جو عزت اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے ۔ اس کے مقابلے میں دنیا کی ساری عزتیں ہیچ ہیں ، وہ اس کی قدر کریں ۔۔۔۔۔"

ٹورزم کا عالمی دن

گذشتہ دنوں کوئٹہ میں عالمی سیاحت کا دن منایا گیا ۔ ویسے تو یہ دن پاکستان کے سب علاقوں میں منایا گیا ۔ لیکن کوئٹہ کی تقریب کو مرکزی حیثیت حاصل تھی ۔ اس دن کا موضوع تھا "آزادانہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹورسٹوں کے جانے سے دنیا متحد ہوتی ہے "۔ بلوچستان کے گورنر جنرل ریٹائرڈ محمد موسیٰ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ کوشش بلوچستان کو دنیا کے نقشے پر لے آئے گی ۔

انہوں نے مزید کہا کہ بلوچستان کی تاریخ اور اس کی آرکیالوجی کی دولت اب تک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہی ہے ۔ بلوچستان کے متعلق انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ یہاں کی تہذیب دنیا کی سب سے زیادہ پرانی تہذیب ہے ۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں جو چیزیں دریافت ہوئی ہیں ۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں آج سے چھ ہزار سال پہلے مہذب لوگ آباد تھے انہوں نے یہ بھی کہا کہ عالمی ٹورزم کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ملک کے اندر بھی ملکی باشندوں کو ٹورزم کی طرف مائل کیا جائے ۔ اس سے نہ صرف مختلف علاقوں کی اقتصادی حالت بہتر ہوتی ہے بلکہ مختلف علاقوں کے آپس میں گہرے اور دوستانہ تعلقات بھی پیدا ہوتے ہیں ۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان ٹورزم میں اس صوبے نے اپنا اثر پیدا کرنا شروع کر دیا ہے ۔

اس موقعہ پر پاکستان میں ٹورزم کے متعلق فلم بھی دکھائی گئی ۔ جس میں شاہراہ قراقرم ، خنجراب پاس اور گندھارا تہذیب کے نقوش پیش کئے گئے ۔ بلوچستان کے ایک معروف سکالر بریگیڈئیر عثمان نے بھی آرکیالوجی کے متعلق سلائیڈز کے ذریعے خاصی معلومات مہیا کیں

کیمیاوی ہتھیار

صدر بش نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ ایک ایسا معاہدہ ہونا چاہیئے جس کی رو سے تمام کیمیاوی ہتھیار ختم کئے جا سکیں ۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ ۸۰ فیصد ہتھیار جو ان کے پاس ہیں ان کو تباہ کرنے کیلئے تیار ہیں ۔ بشرطیکہ روس بھی ایسا کرنے کا اقرار کرے ۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے تین باتوں کی طرف اشارہ کیا جن سے دس سال میں ہر قسم کے کیمیاوی ہتھیار ختم کئے جا سکتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ انسانیت کی حفاظت اور بہبود کی خاطر ہمیں اس خطرے کو ختم کرنا چاہیئے ۔ انسانیت ایک لمبے عرصے سے اس خطرے کے سائے میں زندگی بسر کر رہی ہے کہ کسی وقت بھی کیمیاوی ہتھیاروں سے کرہ ارض پر زندگی کو ختم کیا جا سکتا ہے ۔ انہوں نے تمام اقوام کو اور خاص طور پر روس کو دعوت دی اور کہا کہ آیئے ہم مل جل کر اس خطرے سے دنیا کو نجات دلائیں ۔ انہوں نے کہا کہ اگر روس بھی اسی قسم کا عہد کرنے کے لئے تیار ہو تو واشنگٹن اپنے ۹۸ فیصد کیمیاوی ہتھیار ۸ سالوں میں ختم کر دے گا ۔ باقی دو صد لوئیں اور دسویں سال میں ختم کیے جا سکتے ہیں ۔ انہوں نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ روس بھی ایسا کرنے کیلئے تیار ہو گا ۔ انہوں نے جنرل اسمبلی پر اس کو اس بات پر آمادہ کرنے کی بھی کوشش کی کہ علاقائی جھگڑے ختم کیے جائیں اگرچہ انہوں نے کسی خاص ملک یا کسی خاص جھگڑے کا تو نام نہیں لیا ۔ لیکن بہر حال عمومی رنگ میں انہوں نے یہ بات پیش کی کہ علاقائی جھگڑوں کا ختم کرنا انتہائی ضروری ہے ۔ اسی طرح انہوں نے تشدد کی مذمت کی اور منشیات کو ختم کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی

فلسطین

فواد مغربی کہتے ہیں کہ امریکن یہودیوں کے خیالات فلسطینیوں ، اسرائیل اور انکے اپنے اسرائیل سے تعلقات کے بارے میں خاصی حد تک بدل چکے ہیں ۔ معمّر یہودی اور ایسے لوگ جنکی عمر ۴۴ سال سے کم ہے نہ صرف ان کے خیالات میں فرق ہے بلکہ یہ فرق بڑھتا چلا جا رہا ہے ۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ یہودی جو خاصی معلومات کے حامل ہیں اور وہ جنہیں کسی بات کا علم نہیں ان کے خیالات میں بھی بہت زیادہ فاصلے ہیں ۔ امریکہ کے پروفیسر سٹیون کہن نے ایک سروے کے ذریعے اپریل ۱۹۸۸ء میں یہ معلوم کیا کہ یہ فرق کتنا ہے اور کیوں ہے ۔ جو نوجوان یہودی ہیں اور حالاتِ حاضرہ سے پوری طرح واقف ہیں وہ اسرائیل پر بہت زیادہ تنقید کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں فلسطینیوں کی مخالفت نہ ہونے کے برابر ہے ۔ ویسے امریکہ میں بسنے والے یہودی کہتے ہیں کہ ان کے دل اسرائیل کے بہت قریب ہیں اور ان کا یہودی ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ اسرائیل کا خیال رکھیں اور اس کی مدد کریں ۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اسرائیل کو نقصان پہنچا تو یہ ہماری زندگی کا ایک بہت بڑا المیہ ہو گا ۔ لیکن وہ طبقہ جو ۴۴ سال سے کم عمر کا ہے وہ اسرائیل کے ساتھ اپنی وابستگی کو اس شدت سے محسوس نہیں کرتے ۔ ۱۹۸۹ء میں جو سروے کیا گیا اس میں ۳۱ فیصدی لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ مغربی کنارے پر عربوں کے ساتھ اسرائیل زیادتی کر رہا ہے ۔

۵۵ ، اور ۶۴ کی عمروں کے درمیان ۲۶ فیصدی نے اس خیال کا اظہار کیا ۔ ۴۵ سے کم عمر کے ۴۲ فیصد ایسے لوگ پائے گئے ۔ امریکہ کی یہودی کمیٹی کے ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ برٹرم گولڈ BERTRAM GOLD نے کہا کہ نوجوانوں کے خیالات ہمارے لئے قابلِ تشویش ہیں ۔ اگرچہ عام طور پر اسرائیل کے ساتھ یہودیوں کی وابستگی خاصی مضبوط جانی جاتی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو بعض باتیں دلچسپی کا باعث ہیں ۔ ۱۹۸۸ء میں صرف ۱۸ فیصد امریکی یہودیوں نے ان سیاسی امیدواروں کا ساتھ دیا جو اسرائیل نواز ہیں ۔ ۴۷ فیصد یہ کہتے ہیں کہ ۱۹۸۹ء میں ہم متحدہ یہودی اپیل اور یہودی فیڈریشن کے لئے کام کریں گے ۔ ۱۹۸۸ء میں جن لوگوں نے فنڈز کی فراہمی میں حصّہ لیا تھا ۔ ان میں سے ۵۷ فیصدی ایسے تھے جنہوں نے ۱۰۰ ڈالر سے کم رقم ادا کی اور صرف ۹ فیصدی ایسے تھے جنہوں نے ۵۰۰ ڈالر سے زیادہ رقم ادا کی ۔

لبنان

لبنان کی پارلیمنٹ کے اراکین میں اس بات پر شدید اختلاف پایا جاتا ہے کہ سیاسی اصلاحات کے لئے شامی فوجیوں کو لبنان سے نکل جانا چاہیئے یا ایک حد تک انہیں قیام امن کیلئے لبنان ہی میں رہنا چاہیئے ۔ ان اختلافات کی موجودگی میں لبنان کی تاریخ میں پہلی دفعہ وہاں کی پارلیمنٹ اپنے ملک سے باہر طائف سعودی عرب میں اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہے ۔ جن لوگوں نے اس پارلیمنٹ کے اجلاس کو دیکھا ہے وہ کہتے ہیں ، کہ سمجھ نہیں آتا کہ نتائج کیا ہونگے کیونکہ اس پارلیمنٹ کی فضا جو دوستانہ بھی ہے اور بہت حد تک کشیدہ بھی ۔ ان میں ۳۱ مسلمان اراکین ہیں اور ۳۱ عیسائی ہیں ۔ انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پرفضا مقام پر بند کمرے میں اجلاس منعقد کیا۔ جب سے یہ اراکین طائف پہنچے ہیں ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرکے اپنے خیالات کا مکمل طور پر دوسروں پر اظہار کر رہے ہیں۔ اس پارلیمنٹ کی بحث ہمیشہ تیز تیز ہوتی ہے۔ اور موضوع صرف یہی کہ شام کی فوجوں کے ساتھ لبنان کے کیا تعلقات ہونے چاہئیں۔ پارلیمنٹ کے سپیکر حسین حسینی نے ایک ۳۰ منٹ کے ٹیلیوژن انٹرویو میں بتایا کہ اگر یہاں پارلیمنٹ کے اجلاس کو کامیابی ہوتی تو لبنان کو اس کی آزاد فضا دوبارہ مل جائے گی۔ اور اگر ہم یہاں ناکام رہے تو تشدد کا نہ ختم ہونے والا جہنمی دور شروع ہو جائیگا۔

سعودی عرب کے وزیر خارجہ پرنس سعود الفیصل نے بعد میں تمام اراکین کو متنبہ کیا کہ لبنان کی قسمت آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ طائف میں اس پارلیمنٹ کا اجلاس اس ۷ نکاتی پروگرام کی ایک کڑی ہے جو آج سے دو ہفتے پہلے خصوصی عرب کمیٹی نے پیش کیا تھا۔ اس کمیٹی میں سعودی عرب۔ الجیریا اور مراکش کے نمائندے شامل ہیں اور عرب لیگ نے اس کمیٹی کو اس لئے قائم کیا تھا کہ یہ ۶ ماہ کے اندر اندر لبنان میں جو خونریز جنگ جاری ہے۔ خاص طور پر عیسائی فوجوں اور شامی فوجوں کے درمیان اسے بند کرایا جائے۔ شامی فوجوں کے ساتھ لبنان کی مسلمان فوجیں بھی شامل ہیں۔

پاکستان میں جمہوریت

امریکہ کے ایک نہایت اہم سینیٹر نے کہا ہے کہ پرائم منسٹر بے نظیر بھٹو کی قیادت میں جمہوریت پاکستان میں مضبوط بھی ہے اور بھرپور زندگی کا ثبوت بھی دیتی ہے۔ انہوں نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ تعلیم اور صحت کے شعبوں میں پاکستان کی خاص طور پر مدد کی جائے تاکہ یہاں جمہوریت کو اور بھی مضبوط کیا جاسکے۔ سینیٹر کلے بارن پل CLAIBORNEPELL جو بیرونی ممالک سے تعلقات کی سینٹ کی کمیٹی کے چیئرمین ہیں انہوں نے پاکستان کے دس روزہ دورے کے بعد یہ رپورٹ پیش کی ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا ہے اور اس پر پریشانی کا اظہار کیا ہے کہ بعض سیاست دان نہایت تند اور ترش بیانات دیتے ہیں۔ اور وہ ان بیانات سے اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مرکز اور صوبہ پنجاب کو آپس میں تعاون کرنا چاہیئے۔ یہ ۱۴ صفحات پر مشتمل رپورٹ زیادہ تر افغانستان کے حالات اور پاکستان کی جمہوریت پر مشتمل ہے۔ ان کے خیال میں جمہوریت کی کامیابی سب کے لئے مفید ہے۔ یہ صاحب ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور جزیرہ روڈ کے باشندے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر جمہوریت کو ختم کر دیا گیا تو مخالف پارٹیاں بھی نقصان اٹھائیں گی۔ انہی باتوں کے باعث ان کا خیال ہے کہ پاکستان کو اقتصادی اور فوجی امداد پہلے سے بھی زیادہ دینی چاہیئے۔ اور دی بھی جارہی ہے۔ انہوں نے ۶۰۔ ایف ۱۶ جیٹ کی فراہمی کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جن پارٹیوں سے ملے۔ اور ان میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور فوج کے افسر شامل تھے۔ ان سب کو جمہوریت کی کامیابی کا خواہاں پایا۔ باوجود اس کے کہ پاکستان کی تاریخ ناہموار رہی ہے۔ اب ایسے لگتا ہے کہ جمہوریت مستحکم ہو رہی ہے۔ پاکستان کا پریس آزاد ہے۔ پارلیمنٹ کی بحثیں مضبوط اور توانا ہیں۔ اور یہ پہلا موقع ہے کہ حکومتی ذرائع ابلاغ مخالف پارٹی کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تمام سیاسی قیدی رہا کئے جاچکے ہیں۔ اس رپورٹ میں انہوں نے پاکستان کی اقتصادی اور سماجی مشکلات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں شرح خواندگی یا تعلیمی معیار کا ذکر کیا جو گذشتہ دو دہاکوں میں ۳۷ فیصد سے گر کر ۲۷ فیصد ہو گیا ہے اور اسی عرصے میں بچوں کی اموات سات لاکھ تک پہنچ گئی ہیں۔ اور یہ اموات ان بچوں کی ہیں جن کی عمریں ۵ سال سے کم تھیں اور جو ایسی بیماریوں سے ہلاک ہوئے جو قابل علاج ہیں۔ پاکستانی جمہوریت کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ ان مشکلات پر قابو پالے۔

بقیہ: یورپ میں اسلامی احکامات کی غلط تعبیر

بن جائے۔ صرف مذہب بدلنا گناہ ضرور ہے لیکن اس کی سزا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیں گے ایسے گناہ کیلئے کوئی دنیاوی سزا مقرر نہیں کی گئی۔ جن علماء حضرات نے عبدالمالک کو اپنی لڑکی کے قتل کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ خود مجرم قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سارے اخراجات خالص سود سے پورے ہوتے ہیں جو ایک ایسا ہی جرم ہے۔ جس کی ارتداد کی طرح موت سزا ہے۔ (جنگ لندن ۱۹ اگست ۱۹۸۹ء)

آپ کا خط ملا

مکرم بشیر احمد رفیق۔ لندن

"مذہب کے نام پر خون" مصنفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا انگریزی ترجمہ۔ MURDER IN THE NAME OF ALLAH.

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے یہ معرکۃ الآراء کتاب آج سے بیس سال قبل تصنیف فرمائی تھی۔ اس کتاب کا بنیادی موضوع تو خود کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ موجودہ انگریزی ترجمہ میں اصل اردو تصنیف پر مزید چند ابواب تحریر فرماکر معتدبہ اضافہ کیا گیا ہے۔ اور یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ دین حق امن و آشتی۔ صلح و رواداری اور محبت و خلوص کی تعلیم دیتا ہے۔ قتل و غارت اور فساد فی الارض کو ہرگز برداشت نہیں کرتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنی اس تصنیف میں قرآنی تعلیمات اور دین حق کی سچی علمی تصویر پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ مذہب اختلاف عقائد پر ہرگز خون بہانے اور جبر و تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کی سعادت محترم سید برکات احمد صاحب کے حصہ میں آئی۔ کتاب ۹ ابواب پر مشتمل ہے اور ۱۳۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے جن نئے ابواب کا انگریزی ترجمہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ان میں مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل مرتد پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

یہ کتاب برطانیہ کے مشہور پبلشرز Lutter Worth Press نے شائع کی ہے۔ یہ ادارہ آٹھویں صدی عیسوی میں قائم ہوا تھا۔ مذہب کے علاوہ یہ ادارہ فن تعمیر۔ تاریخ اور فلسفہ اور آرٹ پر کتابیں شائع کرتا ہے۔

یہ پریس ہر سہ ماہی کے دوران اپنی تازہ تصانیف کو متعارف کرنے کے سلسلہ میں ایک ڈائرکٹری ہزاروں کی تعداد میں شائع کرتا ہے۔ یہ ڈائریکٹری برطانیہ اور دنیا بھر کی لائبریریوں۔ بک سیلرز اور یونیورسٹیوں کو بھجوائی جاتی ہے۔

ماہ جون ۱۹۸۹ء کے شمارہ کا صفحہ ۷، کلیتہً اس کتاب کے تعارف پر مشتمل ہے حضور کی ایک تصویر بھی شامل اشاعت کی گئی ہے۔ کتاب کی پہلی اشاعت ۱۰،۰۰۰ کی تعداد میں تھی۔ جو ایک ماہ کے اندر ختم ہوگئی۔ اب دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے۔

کتاب کے ٹائیٹل پر کتاب کے نام کے نیچے حضور کی خوبصورت رنگین تصویر بھی ہے۔

کتاب پر بہت سے اخبارات و رسائل نے تبصرے کئے ہیں۔ اور اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس کتاب سے دین حق کی صحیح اور سچی تصویر سامنے آتی ہے یہ تبصرے کسی اگلی اشاعت میں پیش کئے جائیں گے۔

مکرم نذیر احمد خادم۔ بہاولنگر

مقام شکر ہے کہ الفضل کا معیار ہر لحاظ سے بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید برکت بخشے۔ ہر قاری خواہ وہ نیم خواندہ ہو یا اعلیٰ تعلیم یافتہ الفضل سے بہت کچھ استفادہ کرسکتا ہے۔ ۷ اکتوبر ۸۹ء کے شمارہ میں محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا مضمون "احمدیہ ہوسٹل لاہور کے ابتدائی دور کی چند دلکش یادیں" تاریخی نوعیت کی ایمان افروز یادوں سے معمور ہے گو تاریخ احمدیت کی تدوین کا کام پورے اہتمام سے جاری ہے تاہم جماعت کی تاریخ اتنی وسیع اور بھرپور ہے کہ اس کا محض تاریخ احمدیت کی جلدوں میں سمجانا ناممکن ہے۔ ہر دور کے بے شمار واقعات اور ان سے وابستہ یادیں ہمارے بزرگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں اور وہ سب جماعت کا قیمتی سرمایہ اور امانت ہے۔ الفضل اور دیگر ذرائع سے آئندہ اور موجودہ نسلوں تک پہنچنا ضروری ہے۔ آپ سمیت سلسلہ کے بزرگوں کی ایک کثیر تعداد اس سرمایہ کو ضبط تحریر میں لاکر اس عظیم الشان تاریخی خزانہ میں گرانقدر اضافہ کرسکتی ہے۔

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد منظور ربوہ

بات سے بات

باتیں بعض ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جب بھی بیان کرو سننے والے محظوظ ہوتے ہیں اکثر صدیوں پرانی باتیں آج بھی زبان زدِ عام ہیں۔ بعض تاریخی واقعات جب بھی پڑھو عجیب تاثر پیدا کرتے ہیں۔ کہنے والا باتوں باتوں میں بہت کچھ کہہ جاتا ہے۔ اور سننے والا سوچنے سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بلند کردار اور پُروقار انسان کا انکسار اُس کی عزت کو کم نہیں کرتا بلکہ عزت میں اضافہ کرتا ہے۔ ایسے ہی دو مختصر واقعات ملک فیروز خان نون کے الفاظ میں سپردِ قلم ہیں پڑھیں (آپ اور آپ کے قاری لطف اٹھائیں)

"میرا خیال ہے کہ وزیر اعظم کے طور پر میرا سب سے بڑا کارنامہ بعض سرحدی تنازعوں کے تصفیہ کی خاطر مسٹر نہرو کے ساتھ میری ملاقات تھی۔ اس مقصد کیلئے میں نے اُن کا دعوت نامہ قبول کیا اور ستمبر ۱۹۵۸ء میں طیارہ سے دہلی پہنچا۔ اپنی طویل سیاسی زندگی اور تجربات کے باوجود مجھے رہ رہ کر خیال آتا تھا کہ دہلی کا سفر جہاں میں آزادی کے بعد سے اب تک نہیں گیا تھا۔ نہایت نازک معاملہ ہے۔ جب ہم پالم کے ہوائی اڈہ پر پہنچے تو ایک دلچسپ واقعہ ہوا۔ جس سے سنجیدگی کی فضا کسی حد تک زائل ہو گئی۔ گو میری اہلیہ کو تھوڑی سی گھبراہٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ میرے پیچھے پیچھے طیارہ سے نیچے اُتر رہی تھی کہ اُن کی سلیپر کی وضع کی ایک جوتی جسے ہماری خواتین ساڑھی کے ساتھ پہنتی ہیں۔ پھسل کر نیچے جاگری۔ اس سے پہلے کہ وہ سیڑھی طے کرکے نیچے پہنچتیں پنڈت نہرو نے سلیپر اُٹھائی۔ اور جب وہ نیچے اُتریں تو اُن کے سامنے اس طرح رکھ دی کہ پہننے میں دشواری نہ ہو فوٹو گرافروں نے اس سے خاصا لطف لیا اور بہت سی تصویریں کھینچیں۔ خوش اخلاقی کے اِس سلوک سے نہرو کی وجاہت میں کوئی فرق نہیں آیا بلکہ اس میں کسی قدر اضافہ ہی ہو گیا۔ تمام اخبارات نے اپنے عالی ظرف وزیر اعظم کو بہت سراہا۔

میری اہلیہ کے پاؤں سے جوتی نکل جانے کا یہ واقعہ مجھے اپنی زندگی کے ایک اور چھوٹے سے واقعہ کی یاد دلاتا ہے جس کا تعلق سر محمد ظفر اللہ سے ہے۔ جو میرے عمر بھر کے ساتھی ہیں۔ اُنہوں نے بلا کی قوتِ حافظہ پائی ہے اور میری خواہش ہے کہ وہ اپنی یادداشتیں ضرور مرتب کریں۔ ایک بار میں سر محمد ظفر اللہ کی دعوت پر مرزا صاحب سے ملاقات کیلئے ربوہ گیا جو احمدیہ فرقہ کا مرکزی صدر مقام ہے۔ کمرے میں داخل ہوتے وقت میں نے جوتے اُتار دیئے۔ ملاقات کے بعد جب میں جانے کیلئے کھڑا ہوا۔ تو مرزا صاحب سے باتیں کرتے کرتے پاؤں سے جوتے ٹٹولنے لگا۔ یہ دیکھ کر سر محمد ظفر اللہ نیچے جھکے میرے جوتے اُٹھائے۔ اور قرینے سے جوڑ کر سامنے رکھ دیئے۔ بیشتر پاکستانیوں نے اس طرز تپاک کا خواب بھی نہیں دیکھا ہوگا۔ وہ تو ایسی حرکت کو اپنے وقار کے منافی اور کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ لیکن ظفر اللہ کے وقار کو اس سے کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ اُن کی منکسر مزاجی نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔

مجھے رہ رہ کر خیال آتا ہے کہ اسی طرح کے حالات میں جو ہمیں پالم کے ہوائی اڈہ پر پیش آئے اگر کہیں میں نے مسز اندرا گاندھی کی جوتیاں اُٹھائی ہوتیں اور اُن کے سامنے سیدھی کرکے رکھی ہوتیں تو معلوم نہیں پاکستانی اخبارات کیا کچھ حاشیہ آرائی کرتے "

"خوش اخلاقی" (خوش ذوقی) کے صاحب تحریر خواجہ مظفر احمد صاحب ناصر ہیں۔ (الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

یادِ رفتگان کا کالم

عزیزم غلام احمد رِند

یادِ رفتگان کا کالم احباب جماعت نے نہایت مفید پایا ہے۔ بزرگوں کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کا بھی یہی طریق ہے کہ انہیں یاد رکھا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

لیکن اس سلسلہ میں ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ خوبیاں واقعاتی رنگ میں بیان کی جائیں نہ کہ جذباتی رنگ میں۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی ایک ایسی تحریر جو حضور نے آج سے کئی سال قبل (امامت سے بھی کئی سال قبل) الفضل میں شائع کروائی تھی وہ رہنمائی کی غرض سے شائع کی جاتی ہے۔

ایڈیٹر

عزیزم غلام احمد رند جو مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب صدر جماعت احمدیہ بستی رنداں کا سب سے چھوٹا صاحبزادہ تھا۔ کچھ عرصہ قبل عین جوانی کے عالم میں چند دن بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔

وہ ایک صابر شاکر سلسلہ کا فدائی اور مخلص نوجوان تھا اور دیانتداری میں اپنے ہمعصر نوجوانوں کے لئے ایک قابلِ رشک نمونہ تھا۔

ان کی دیانتداری کی ایک مثال سے متاثر ہو کر ہی یہ چند سطور بغرض تحریکِ دعا تحریر کر رہا ہوں۔

آٹھ سال قبل غلام احمد بطور پٹواری سرکاری ملازمت میں داخل ہوا تھوڑے ہی عرصہ بعد اس نے یہ محسوس کرکے کہ اس کام میں دیانتدار رہنا بہت مشکل ہے اپنے والد صاحب کی خدمت میں تمام حالات پیش کرکے راہنمائی طلب کی۔ مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب نے جواباً تاکید فرمائی کہ رشوت کسی صورت میں نہیں لینی نہ تو اپنے لئے نہ دوسرے افسران کے مطالبے پورے کرنے کی خاطر۔ اگر زیادہ مجبور کیا جائے تو اپنی تنخواہ میں سے چالیس پچاس روپے ماہانہ دے دیا کرو اور خود روکھی سوکھی پر گزارہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور بڑے صبر اور ہمت کے ساتھ مسلسل اسی طرح اپنی تنخواہ میں سے تیس چالیس روپے ماہانہ رشوت سے اجتناب کی "سزا"! کے طور پر ادا کرتا رہا یہاں تک کہ آخر حالات کی سختی اتنی بڑھ گئی کہ مقابلہ کی مزید طاقت نہ پاتے ہوئے اپنے والد صاحب کی اجازت سے استعفیٰ دے کر گھر آگیا۔

ملازمت کے دوران مشقت اور فکر مندی کی زندگی سے صحت بہت کمزور ہو گئی اور یرقان کا حملہ ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ بعد شفا ہو گئی اور استعفیٰ کے بعد گھر پر کچھ عرصہ آرام کرنے سے بظاہر صحت بکلی بحال ہو گئی۔ چنانچہ اسی خیال سے کہ ربوہ ہی میں کوئی ملازمت اختیار کرے اپنے دو واقفِ زندگی بھائیوں کے پاس چلا آیا اور وقفِ جدید کے دفتر میں دفتری کی عارضی آسامی پر کام شروع کر دیا۔ ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ دوبارہ یرقان کا شدید حملہ ہوا۔ جو استسقاء پر منتج ہوا اور آخر چند روز بیمار رہ کر پیٹ میں پانی بھرنے کی بناء پر رات کے دو بجے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

اس تکلیف دہ بیماری میں بھی آخر تک دعا، صبر اور رضا کا نمونہ دکھایا اور کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لایا۔ وفات سے چند گھنٹے قبل مجھے بھی ملنے کا موقع ملا اور اس کے صبر اور ہمت کو دیکھ

باقی ص ۸ پر

بواسیر کورس
PILES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۰

قبض کورس
CONSTIPATION COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

گیس کورس
FLATULENCE COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

جلن معدہ کورس
HEART BURN COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

کمی خون کورس
ANEMIA COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

لٹریچر -/۳ روپے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۰۶:- میں نزہت اکرم بنت خواجہ محمد اکرم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 19/21 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۲-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ریسٹ واچ مالیتی ۱۰۰/- روپے۔ (۲) زیورات طلائی 2½ تولہ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نزہت اکرم بنت خواجہ محمد اکرم 19/1 اے دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ خواجہ محمد اکرم والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ خواجہ ایاز احمد برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۰۷:- میں عابد حسین ولد محمد حنیف صاحب قوم کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت 1/3/86 ساکن بشیر کالونی سرگودھا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/3/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) موٹر سائیکل مالیتی ۱۰,۰۰۰/- روپے (۲) نقد رقم ۳۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ٹیوشن ورک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عابد حسین ولد محمد حنیف صاحب۔ مکان نمبر 195 گلی نمبر 4 بشیر کالونی سرگودھا گواہ شد نمبر ۱- خادم حسین ولد چوہدری سید محمد وڑائچ 697/A سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۲- محمد دین انور۔ صدر حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن سٹریٹ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۷۱۰۸:- میں مرزا محمد اکرام ولد مرزا محمد اسماعیل صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 144/E ذیل پاک کالونی حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۱-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۲۲ مرلہ واقع دارالصدر شرقی ربوہ ترکہ والد صاحب جس کے شرعی وارث ۹ بھائی چار بہنیں اور والدہ صاحبہ ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۱۴/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا محمد اکرام E-144 ذیل پاک کالونی حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد نمبر ۱- میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر ۲- مبشر احمد گوندل E-6 ٹیلیگراف ورکشاپ کوٹری

مسل نمبر ۲۷۱۰۹:- میں امۃ النصیر زوجہ مرزا محمد اکرام صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ذیل پارک حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۱-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند محترم (۲) طلائی زیورات 43.150 گرام مالیتی 9080/- روپے کل جائیداد 10080/- روپے اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ النصیر زوجہ محمد اکرام صاحب E-144 ذیل پاک کالونی حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر ۱- میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ گواہ شد نمبر ۲- مرزا محمد اکرام خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۱۰:- میں سید عبدالحی شاہ ولد سید منظور حسین شاہ قوم سید بخاری پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۳۷۶ محلہ سلطانوالہ جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-4-89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان ۳۷۶ محلہ سلطانوالہ جھنگ صدر ترکہ والد مالیتی دو لاکھ روپے میں میرا حصہ 26/80 قیمت اندازاً 65,000/- روپے (۲) نقد بنک اکاؤنٹ U.B.L جھنگ صدر 16,000/- روپے (۳) نقد بنک اکاؤنٹ حبیب بنک کراچی 4000/- روپے (۴) پرانا فرج مالیتی 2000/- روپے۔ کل جائیداد 87,000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 420 + 300 روپے ماہوار پنشن و کنٹین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید عبدالحی شاہ۔ مکان ۳۷۶ محلہ سلطانوالہ جھنگ صدر۔ گواہ شد نمبر ۱- چوہدری عبدالغفور۔ سیکرٹری مال جھنگ صدر۔ گواہ شد نمبر ۲- مختار احمد حیدر۔ سیکرٹری تحریک جدید جھنگ صدر۔

پتے درکار ہیں

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

۱- محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالرشید احمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۹۸۸۔

۲- محترمہ ممتازہ بیگم صاحبہ بیوہ سید انعام اللہ شاہ صاحب وصیت نمبر ۱۰۷۱۴۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح سے قبل استخارہ کریں!

"میں پھر ایک دفعہ اپنی جماعت کو ادھر متوجہ کرتا ہوں کہ تم نکاحوں کے معاملات درست کرو اور آئندہ درستی کیلئے احتیاط اور استخارہ سے کام لو تاکہ آپس میں محبّت بڑھے اور ہماری نسلیں ترقی کریں اور نسلیں نیک ہوں۔ دُعا سے پہلے کوئی فیصلہ مت کرو بلکہ دعا اور استخارہ کرتے وقت اپنی تمام رائیں اور فیصلوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر تم فیصلہ کرنے کے بعد دعا اور استخارہ کروگے تو وہ بابرکت نہیں ہوگا۔ استخارہ اور دعا وہی بابرکت ہوگی جس میں تمہاری رائے اور فیصلہ کا دخل نہ ہو۔ تم خدا پر معاملہ چھوڑ دو۔ اور دل اور دماغ کو خالی کر لو۔ اور اس کے حضور میں عرض کرو کہ خدایا جو تیری طرف سے آئے گا وہی ہمارے لئے بابرکت ہوگا اور ہماری بہتری کا موجب ہوگا۔"

(خطبات النکاح جلد اوّل ص۱۰۵)

بقیہ: آپ کا خط ملا

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اور چاروں آئمہ احمدیت کی سیرت و سوانح سے متعلق بھی بہت کچھ ابھی ذہنوں اور سینوں میں محفوظ ہے۔ خدا کرے کہ جن جن بزرگوں کے پاس یہ امانتیں موجود ہیں اُن سے رابطہ کرکے وہ حاصل کر لی جائیں تا اُن سے امروز و فردا کی نسلیں فیضیاب ہو سکیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہر واقعہ اور ہر یاد الفضل میں نہ تو شائع کی جا سکتی ہے اور نہ ہی الفضل کے مختصر صفحات اس کے متحمل ہو سکتے ہیں تاہم کم از کم ہفتہ وار ایسا ایک مضمون بھی اگر الفضل کی زینت بن جائے تو یہ ایک ٹھوس جماعتی خدمت بھی ہے اور احبابِ جماعت کے لئے علم و عرفان اور ازدیادِ ایمان کا سامان بھی۔ خدا کرے کہ بزرگانِ سلسلہ از راہِ شفقت ان شیریں حکایات کو قلمبند فرما کر الفضل کو ارسال فرماتے رہیں۔

بقیہ: یادرفتگان

کر دل بہت متاثر ہوا۔ باوجود اس کے کہ اپنی وفات کے قرب کا احساس ہو چکا تھا قطعاً کسی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔

مادہ پرستی کے اس دور میں اس باہمت نوجوان کی مثال اپنے ہمعصر نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنت میں داخل فرمائے اور والدین اور بہن بھائیوں کا خود ہی مونس و غمخوار ہو اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

بالآخر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس زمانہ میں جبکہ نیک اقدار تیزی سے مٹ رہی ہیں وہ دیانت کا علمبردار تھا ★

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون: گھر ۴۳۱ آفس ۵۲۱

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

۷۲۱۴۴، ۹۰۶، ــ، ۳۱۰۲۶، ــ

خبریں

ملکی خبریں

• ــ کراچی کی بندرگاہ پر تیل کے ذخائر میں دھماکوں کے نتیجے میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ نے تیل کے تین ٹینک اپنی لپیٹ میں لے لئے۔ فائر بریگیڈ کی درجنوں گاڑیاں آگ بجھانے کے کام میں مصروف رہیں۔ آگ کا آغاز پمپنگ روم میں دھماکوں سے ہوا۔

• ــ حکومت پنجاب نے فوری سماعت کی عدالتوں کے خاتمے کے بارے میں لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

• ــ آزاد کشمیر کی حکومت کو آئینی طور پر ختم کرنے کے لئے وفاقی حکومت نے کوشش شروع کر دی ہے۔

• ــ حیدر آباد اور لطیف آباد میں اتوار کو تشدد کے ہنگاموں میں ایک شخص ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ مسافروں کو پک اپ ویگن سے اتار کر گولیاں ماری گئیں۔ ڈاکٹروں کی دین پر نامعلوم اشخاص نے حملہ کر دیا دو ڈاکٹر چاقو لگنے سے زخمی ہو گئے۔

• ــ وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ جب سے پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئی ہے ووٹر پیراج کی تعمیر بدستور معطل ہے اور ہم نے بھارت سے کہہ دیا ہے کہ سندھ طاس منصوبے کے تحت اس مسئلے کو حل کیا جائے۔

• ــ نہرو کپ میں پاکستان اپنا پہلا میچ انگلینڈ سے چار وکٹوں سے ہار گیا۔

• ــ وفاقی حکومت نے علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قتل کی سازش کے بارے میں اپنی رپورٹ تیار کر لی ہے۔ مبینہ طور پر اس میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف بھی ملوث ہیں ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت نے ٹھوس ثبوت حاصل کر لئے ہیں۔

• ــ وفاقی وزیر مملکت سید پیر دیز علی شاہ نے کہا ہے کہ بیروزگار نوجوانوں کے لئے لاکھوں نئی آسامیاں پیدا کی جارہی ہیں۔

غیر ملکی خبریں

• ــ ملائیشیا میں ہونے والی دولت مشترکہ کی سربراہ کانفرنس میں جنوبی افریقہ کے خلاف سخت پابندی عائد کرنے کے مسئلے پر برطانیہ اکیلا رہ گیا۔ تمام دیگر ممالک نے سخت پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔ برطانوی اخباروں نے اپنی حکومت کے اس رویّے پر سخت تنقید کی ہے۔

• ــ آئرلینڈ کے وزیراعظم نے برطانیہ کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان ۶ افراد پر چلائے جانے والے مقدمے کے فیصلے پر پھر نظر ثانی کی جائے جن کو چند دن قبل سپریم کورٹ نے بم کے ایک مقدمے میں بے گناہ قرار دے کر رہا کر دیا تھا۔

• ــ مشرقی جرمنی کے پراٹسٹنٹ لیڈروں نے حکومت مخالف مظاہروں میں پولیس کی سختیوں کے بارے میں حکومت کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ کلیسیا کے حکام نے ۴۰۰ ایسے مظاہرین کی فہرست شائع کی ہے جن کو پولیس نے مارا پیٹا یا ذلیل کیا۔

• ــ پیرس کے کئی سو مسلمانوں نے ایک مظاہرہ کیا۔ وہ فرانسیسی سکولوں میں مسلمان طالبات کو پردہ استعمال کرنے سے منع کرنے کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے۔ فرانسیسی حکام کا کہنا ہے کہ ایسی اجازت دینے سے ان کی غیر مذہبی پالیسی کو نقصان پہنچے گا۔